سوال

شیطان کا انسان کی اولاد میں شریک ہونا

جواب

الحمد للہ

بسم اللہ نہ پڑھنے سے شیطان کی مشارکت کے متعلق اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے :

اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا

قرطبی رحمہ اللہ کا قول ہے : یعنی اس میں اپنے لیے شراکت بنالے ۔ ۔

اوراولاد سے مراد یہ کہا گیا ہے کہ :

مجاھد، ضحاک ، رحمہما اللہ اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا قول ہے کہ اس سے مراد اولاد زنا ہے ،

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یہ بھی مروی ہے : اس سے مراد وہ اولاد ہے جوانہوں نے قتل کردی اوران میں جرائم کے مرتکب ہوئے ۔

اورابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما یہ بھی مروی ہے : اس سے یہ مراد ہے کہ اولاد کے نام عبدالعزی ، عبدالشمس ، عبدالحارث ، عبدالات وغیرہ ہے ۔

اوریہ بھی کہا گیا ہے کہ اس سے مراد اولاد کوکفر میں رنگنا حتی کہ انہیں یھودی ، عیسائی بناڈالا جیسا کہ عیسائی اولاد کواپنے خاص پانی میں ڈبوتے ہیں ، یہ قول قتادۃ رحمہ اللہ تعالی سے منقول ہے ۔

اورمجاھد رحمہ اللہ تعالی سے پانچواں قول یہ ہے کہ :

جب آدمی بسم اللہ پڑھے بغیر جماع کرتا ہے توجن اس کی بیوی سے لپٹ کروہ بھی اس کے ساتھ مل کرجماع کرتا ہے تواللہ تعالی کا قول بھی یہی ہے :

ان کوان سے قبل نہ توانسانوں اورنہ ہی جنوں نے ہاتھ لگایا ہے تفسیر قرطبی (289/10) ۔

ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

اللہ تعالی کا فرمان اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا

اللہ تعالی کا قول اوراولاد میں عوفی رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ مجاھد اورضحاک رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ یعنی اولاد زنا ۔

علی ابن ابی طلحہ ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اس سے وہ اولاد مراد ہے جنہیں وہ بے علمی اور بیوقوفی کی بنا پر قتل کردیتے تھے ۔

اورقتادہ رحمہ اللہ نے حسن بصری رحمہ اللہ سے بیان کیا ہے کہ ، اللہ کی قسم وہ یقینی طور پر اموال اوراولاد میں شریک ہے انہیں یھودی ، عیسائی ، اور مجوسی بنادیا اوراسلام کی علاوہ دوسرے رنگوں میں رنگا ، اوران کے اموال میں سے شیطان کا حصہ رکھا ، اورقتادہ رحمہ اللہ نے بھی ایسے ہی کہا ہے ۔

اورصالح رحمہ اللہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنی اولاد کے نام عبدالحارث ، عبدالشمس ، اورفلاں کا بندہ وغیرہ رکھنا ۔

ابن جریر طبری رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب یہ ہے کہ ہروہ مولود جس کے نام میں اللہ تعالی کی معصیت ہواوراللہ تعالی کوناپسند ہو ، یاپھراسے اللہ تعالی کے پسندیدہ دین کوچھوڑکرکسی اوردین میں داخل کردے ، یااس کی ماں سے زنا کرکے ، یااسے قتل اورزندہ درگورکرکے ، یاان کے علاوہ دوسرے کاموں کے ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی کی جائے ۔

توجس سے وہ بچہ پیدا ہوا یا جس کا وہ ہے اس کی وجہ سے وہ ابلیس کی مشارکت میں داخل ہوگیا ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنے اس قول اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا میں شرکت کے کسی معنی کوخاص نہیں کیا تووہ کسی بھی لحاظ سے ہوسکتی ہے ، توجس میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہو یااس کے ساتھ نافرمانی کی جائے ، یااس کام میں شیطان کی بات مانی جائے ، یااس کام سے شیطان کی اطاعت ہوتی ہوتواس میں شیطان کی مشارکت ہے ۔

متجہ کا بھی یہی قول ہے اورسلف رحمہ اللہ نے مشارکت کی کچھ تفسیر بھی بیان کی ہے ، اور صحیح مسلم میں ہے کہ :

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اللہ تعالی فرماتا ہے " یقینا میں نے اپنے بندوں کوحنفاء توحید والا بنایا توان کے پاس شیطان آیا اورانہیں ان کے دین سے علیحدہ کردیا اورمیں نے جواشیاء ان پر حلال کی تھیں اس نے ان کے لیے حرام کردیا ۔ صحیح مسلم (2865)

اور صحیحین میں ہے کہ : رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ان میں سے اگرکوئی اپنی بیوی کے پاس جانے سے پہلے یہ دعا پڑھے اوراللہ تعالی انہیں اولاد دے توشیطان کبھی بھی اسے نقصان نہیں دے سکے گا (بسم اللہ جنبنا الشیطان وجنب الشیطان مارزقتنا) اللہ تعالی کے نام سے اے اللہ ہمیں شیطان سے بچا اور ہمیں جو (اولاد) عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا کررکھ ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3271) صحیح مسلم (1434) ۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (3/50-51) ۔

اورامام طبری رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

ان اقوال میں سے اقرب الی الصواب یہ ہے کہ ہروہ مولود جس کے نام میں اللہ تعالی کی معصیت ہواوراللہ تعالی کوناپسند ہو ، یاپھراسے اللہ تعالی کے پسندیدہ دین کوچھوڑکرکسی اوردین میں داخل کردے ، یااس کی ماں سے زنا کرکے ، یااسے قتل اورزندہ درگورکرکے ، یاان کے علاوہ دوسرے کاموں کے ساتھ اللہ تعالی کی نافرمانی کی جائے ۔

توجس سے وہ بچہ پیدا ہوا یا جس کا وہ ہے اس کی وجہ سے وہ ابلیس کی مشارکت میں داخل ہوگیا ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے اپنے اس قول اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا میں شرکت کے کسی معنی کوخاص نہیں کیا تووہ کسی بھی لحاظ سے ہوسکتی ہے ، توجس میں اللہ تعالی کی نافرمانی ہو یااس کے ساتھ نافرمانی کی جائے ، یااس کام میں شیطان کی بات مانی جائے ، یااس کام سے شیطان کی اطاعت ہوتی ہوتواس میں شیطان کی مشارکت ہے ۔ تفسیر طبری (15/120-121) ۔

شیخ عبدالرحمن السعدی رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

اوران کے اموال اوراولاد میں شریک ہوجا اس فرمان میں ہر قسم کی وہ معصیت جواموال اوراولاد کے متعلق ہے شامل ہوتی ہے ، چاہے وہ زکاۃ کی ادائیگی نہ کرکے کی جائے ، اوریا پھر کفارات اورواجب حقوق کی ادائیگی نہ کی جائے ، اوریا اولاد کوادب اورخیروبھلائی کی تعلیم نہ دے کرہواوریا انہیں شر سے بچنانہ سکھایا جائے ، اورلوگوں کا مال ناحق چھینا جانا یا اموال کوناحق جگہ پرخرچ کرنا ، اوریا پھر ردی قسم کے کام کرنا ۔

بلکہ اکثر مفسرین نے اولادو اموال میں شیطان کی مشارکت کا ذکرکرتے ہوئے کہا ہے کہ کھانے پینے اورجماع کے وقت بسم اللہ نہ پڑھنا بھی مشارکت میں داخل ہے ، اس لیے کہ جب بسم اللہ نہ پڑھی جائے تواس میں شیطان شرکت کرتا ہے جیسا کہ یہ حدیث میں بھی بیان کیا گیا ہے ۔ تیسیر الکریم الرحمن (414) ۔

میرا کہنا ہے کہ : جماع میں بسم اللہ نہ پڑھنے والے کے جماع میں شیطان کی مشارکت کے متعلق حدیث کا ذکرہوچکا ہے جوکہ ابن کثیر رحمہ اللہ کے حوالہ سے بیان کی جاچکی ہے ، اور اسی طرح مجاھد رحمہ اللہ تعالی کی کلام بھی بیان کی جاچکی ہے ۔

خلاصہ :

اس آیت کی تفسیر میں صحیح قول یہ ہے کہ اسے ان وجوھات پر محمول کیا جائے جواوپر بیان کی جاچکی ہیں ، جب کہ ان کے معانی میں کسی قسم کی کوئی منافات نہیں ، اورسلف نے ان میں سے ہر ایک معنی کوانفرادی طور پرذکر کیا ہے ، اوران معانی کے درمیان کوئی تضاد بھی نہیں ہے ۔

تواس جیسی حالت میں قاعدہ یہ ہے کہ آیت کواس کے سب معانی پر محمول کیا جائے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیۃ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

سلف کا تفسیر میں اختلاف بہت ہی کم ہے ، اوران کا احکام میں جواختلاف پایا جاتا ہے وہ تفسیر کی نسبت بہت ہی زیادہ ہے ، اورپھر وہ اختلاف غالب طور پر نوع کا اختلاف ہے ناکہ اختلاف تضاد ، اوراس کی دو قسمیں ہیں :

پہلی قسم :

ان میں سے ہر ایک اس کی مراد دوسرے کی عبارت سے علاوہ کرے جو مسمی میں پائے جانے والے معنی پر دلالت کررہی ہواوریہ معنی دوسرے معنی کے علاوہ ہو لیکن مسمی ایک ہی رہے ، ان اسماء کی جگہ جو مترادف اورمتباین کے درمیان ہیں ، جیسا کہ تلوار کے نام میں کہا جاتا کہ : الصارم ، المھند ، کاٹنے والی تلوار کو کہا جاتا ہے ۔

اوریہ اللہ تعالی کے اسماء حسنی اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں اورقرآن کے ناموں کی طرح ہے ، کیونکہ سب کے سب اسماء حسنی ایک ہی مسمی پر دلالت کرتے ہیں ، توان میں کسی ایک اسم کے ساتھ پکارنا دوسرے اسم کے مخالف ہیں ، بلکہ معاملہ اس طرح ہی ہے جس طرح کہ اللہ تبارکہ وتعالی نے فرمایا ہے :

کہہ دیجئے کہ تم اللہ تعالی کویا رحمن کوپکارو جس کو بھی پکارواللہ تعالی کے اچھے اچھے نام ہیں

تواللہ تعالی کے اسماء میں سے ہر اسم مسمی ذات اوراس اسم میں پائی جانے والی صفت پر دلالت کرتا ہے ، مثلا العلیم ، اللہ تعالی کی ذات اور علم اور القدیر اللہ تعالی کی ذات اورقدرت ، اورالرحیم اللہ تعالی کی ذات اوررحمت پر دلالت کرتا ہے ۔

دوسری قسم :

یہ کہ ان میں سے ہر ایک عمومی اسم کی کچھ انواع کو بطور مثال اور نوع کو سننے والے کی تنبیہ کے لیے بیان کرے نہ کہ تعریف کے طریقے پر جو کہ عموم وخصوص میں تعریف کی گئی چیز کے مطابق ہو، مثلاً کسی عجمی نے سوال کیا کہ خبز کیا ہے تو اس سے روٹی دکھا کر اسے کہا یہ ہے، تو یہ اشارہ اس کی نوع کی طرف ہے نہ کہ اس اکیلی روٹی کی طرف۔

مجموع الفتاوی (337-333/13)۔

واللہ تعالی اعلم.